سوال

(37) پانسوں سے قسمت معلوم کرنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پانسوں کے ذریعہ سے قسمت معلوم کرنا شریعت کے اعتبارس ے کیسا ہے اورایسے لوگوں کے بارے میں اللہ عزوجل اورشارع کا کیا فرمان ہے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل مذکورنے پانسواں کے متعلق سوال کیا ہے پانسے ،یعنی وہ تیر جن کو اہل عرب زمانہ جاہلیت میں قسمت کا حال معلوم کرنے کی غرض سے استعمال کرتے تھے ایک تیر پر یہ عبارت کندہ ہوتی۔'

میرے رب نے مجھے حکم دیا اوردوسرے پر ہوتی میرے رب نے مجھے منع کیا ہے 'اور تیرے پر کچھ نہ لکھتے وہ سادہ ہوتا تھا' جب سفریا شادی وغیرہ کا ارادہ کرلیتے تو بتوں کے پاس جا کر پانسوں کے ذریعہ قسمت کا لکھا معلوم کرنا چاہتے اگر حکم دینے والا تیر نکل آتا تو اس کام کے لیے۔ قدم اٹھاتے اوراگر ممانعت والا تیر نکل آتا تو رک جاتے اوراگر سادہ تیر نکل آتا تو پھر سے قرعہ ڈالتے اس قرعہ اندازی کے ذریعہ ے سے امر یا نہی والا تیر نکل آتا۔

ہماری سوسائٹی میں اس سے ملتی جلتی چیزیں یہ ہیں : رمل ،کوڑیاں ،کتاب کھول کر فال نکالنا،تاش کے پتے اور فنجان پڑھنا اس قسم کی تمام چیزیں اسلام میں حرام اور منکر ہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَأَن تَستَقسِموا بِالأَزلـٰمِ ۚ ذ‌ٰلِكُم فِسقٌ

اوریہ کہ تم پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرو یہ فسق ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

لاینال الدرجات اعلی من تکھن او استقسم اورجع من سفر تطیرا (النسائی)

''وہ شخص بلند درجات کو نہیں پہنچ سکتا جو کہانت کرے یا پانسوں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرے یا بدشگونی کی وجہ سے سفر سے واپس لوٹ آئے۔''

لہذا اس شرکیہ عقیدہ سے باز آجانا ضروری ہے ورنہ جہنم کی وعید اپنی جگہ قائم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص228

محدث فتویٰ